نعتیہ مسدس میلاد شریف:۱

درحال معراج

مطلع

ساقی کسی زاہد کے نہ بہکانے میں آنا

تعداد بند: ۱۲۴

www.emarsiya.com

۱

ساقی کسی زاہد کے نہ بہکانے میں آنا   پہچان کے مجھ سے بھی ذرا آنکھ ملانا
میں بھی ترے میخانے کا میکش ہوں پُرانا   پیتے ہوئے گذرا، اِسی بھٹی پہ زمانا
میخواروں کا جمگھٹ ہے درِ میکدہ وا ہے
اب مے کے پلانے میں تامل تجھے کیا ہے

۲

سنوا دے صُراحی کے گلے کی مجھے آواز   پیمانے کی بھی رقص کا، دکھلا کوئی انداز
ضمناً ہے یہ مطلب ہی جو تقدیر ہو دم ساز   دیکھوں بط مے کھولے جب اپنے پر پرواز
گلنار ہر اک پر کی کلی ہوتی ہے معلوم
اڑتی ہوئی کچھ دل کو بہلی ہوتی ہے معلوم

۳

سب صحبتِ سابق کا سماں زیر نظر ہے   راحت کی وہ شب عیش کا سامان کدھر ہے
دل مردہ تو بیشک ہوں مگر مجھ کو خبر ہے   قُل قُل کی صدا میں لب عیسیٰ کا اثر ہے
کیا تجھ کو خبردار کروں اس کے مزے سے
جی جاؤنگا جس وقت یہ اُترے گی گلے سے

۴

اور اب تو یہ حالت ہے کہ مردہ ہوں نہ زندہ   دل پیاس سے بیتاب ہے جلتا ہے کلیجا
مجھ کو چمن خلد کی کھینچی ہوئی پلوا   حقدار ہوں، ہے ساقیٔ کوثر میرا آقا
یوں پھول کی صورت نہ کلی دل کی کھلے گی
اس وقت بہار آئے گی مے جب یہ ملے گی

۵

گر مست نہ ہوں، حالتِ معراج لکھوں کیا   جب دور کی سوجھے تو مضامیں بھی ہوں اعلا
لیکن ترے بس کی یہ نہیں، فکر نہ کرنا   مانگی تھی جو تجھ سے، وہ پلا بھی گئے مولا
خاموش بھی رہ سکتا تھا نشہ میں بھلا میں
جو کچھ مجھے لکھنا تھا وہ سب لکھ ہی چکا میں

www.emarsiya.com

۶
ذکرِ شبِ معراج شہہ ہر دوسرا ہے   رحمت نے جسے شام ہی سے گھیر لیا ہے
مہتاب نے ایک پیرہنِ نور سیا ہے   زیور پئے تزئین، ستاروں کی قبا ہے
پروین کے جوطرّہ نے سوا شوکت شان کی
۷ بدہی بھی فلک نے اُسے دی، کاہکشاں کی

یہ عاشق ومعشوق کے ملجانے کی شب ہے   یہ حسرتوں امیدوں کے برآنے کی شب ہے
یہ رات محبت کی ہے یارانے کی شب ہے   سب ایک طرف، دیکھنے دکھلانے کی شب ہے
خلوت میں رسول آئیں گے اٹھ جائے گا پردہ
۸ آنکھوں ہی کا کہنے کو نظر آئے گا پردہ

عالَم یہ اُسی رات کی خاطر تو بنا ہے   دنیا میں شبِ قدر سے قدر اس کی سوا ہے
گیسوئے محمدؐ کا جو رنگ اس نے لیا ہے   ذیں کعبہ کے پردہ سے جو تشبیہ بجا ہے
عیدین کا یہ مرتبہ کونین میں کب ہے
۹ دنیا میں یہ شب، باعثِ خوشنودیِ رَب ہے

محبوب کو افلاک کی جب سیر دکھائی   خلاق نے تب نور کی یہ رات بنائی
پھر ماہ کی مشعل سے ضیا اور بڑھائی   فردوس کی ہر شے، ید قدرت نے سجائی
آمد تھی مدینہ کے جو اک بانکے جواں کی
۱۰ ہر حور دولہن بن گئی، گلزارِ جناں کی

یوسف ہے یہاں خواب میں، واں بخت ہے بیدار   جبریل سے فرماتا ہے یوں ایز و غفار
منظور یہ ہے آج کی شب آئے وہ دلدار   مدت سے ہیں محبوب کے سب طالبِ دیدار
شوق ان کو محمد کی حضوری کے بڑے ہیں
اَبنوہ فرشتوں کے سرِ راہ کھڑے ہیں

www.emarsiya.com

۱۱

رضواں نے بھی فردوسِ معلیٰ کو سجا ہے   حورانِ بہشتی نے سنگھار آج کیا ہے
شادی کا ترانہ ہے کہ بلبل کی نوا ہے   ہر پھول مسرت کے سبب پھول رہا ہے
استادہ ہر اک نخل ہے تعظیم کے خاطر
۱۲ ہر شاخ جھکی پڑتی ہے تسلیم کی خاطر

کوثر کو بھی ہے جوش ولا موجیں ہیں بیتاب   ہے پنجۂ مرجاں میں لئے گوہرِ خوش آب
گردوں کی طرح رقص میں مصروف ہیں گرداب   پانی ہے صفائی میں، بہ از چادرِ مہتاب
ساغر جو کناروں پہ جوہر کے دھرے ہیں
۱۳ سب بادۂ توحید و نبوت سے بھرے ہیں

لوح و قلم و عرش و فلک، پردۂ اسرار   ہیں موسیٰ عمراں کی طرح طالبِ دیدار
ہر چیز سے ہے رنگ مسرت کا نمودار   غل ہے کہ اب آتے ہیں فلک پر شہ ابرار
اک سمت ملائیک پئے دیدار کھڑے ہیں
۱۴ اک سمت رسولانِ خوش اطوار کھڑے ہیں

جا جلد سوئے خدمتِ، سردار حسنیاں   کہہ دست ادب باندہ کے، اے سرورِ ذیشاں
فرماتا ہے یہ بعد سلام آپ سے رحماں   ہوتے نہیں اک شب بھی ہمارے کبھی مہماں
اک عمر سے حضرت کا ہے الطاف زمیں پر
۱۵ کیا ہو جو قدم رنجہ۔کرو عرش بریں پر

پر خواب میں محبوب ہے، جلدی نہ جگانا   رتبہ نہ کہیں دل سے، محمدؐ کا بھلانا
ہمراہ فرشتوں کا پرا، لے کے نہ جانا   چلا کے صدا دینا، نہ شانے کو ہلانا
دیکھو کہیں تیوری پہ ذرا سا بھی نہ بل آئے
مطلوب کی راحت میں نہ زنہار خلل آئے

www.emarsiya.com

۱۶

جاگیں تو یہ کہنا کہ بس اب آیئے حضرت　　فرقت میں شب و روز نہ تڑپایئے حضرت
وہ چاند سا چہرہ کہیں دکھلایئے حضرت　　مدہوش یہاں سب کو بنا جایئے حضرت
کہہ دینا کہ خلوت میں اب اسرار کھلیں گے
جو کچھ ہمیں کہنا ہے وہ سب آج کہیں گے　۱۷

تم کو بھی جو منظور ہو کرنا اسے اظہار　　جس شے کی طلب ہوگی، وہ دیں گے تمہیں دلدار
پیارے سے کسی بات کا ہوسکتا ہے انکار　　پیارا بھی وہ پیارا کہ جو کونین کا مختار
کی جائے جو محبوب کی خاطر وہ بجا ہے
عالم یہ تمہارے ہی لئے خلق کیا ہے　۱۸

ہاں لے کے براق ایک مگر خلد سے جانا　　خورشید رسالت کو یہاں دھوم سے لانا
چیزیں جو دکھانے کے ہوں قابل وہ دکھانا　　جو کچھ لبِ اعجاز سے پوچھیں، وہ بتانا
وہ کون ہے جو طالب دیدار نہیں ہے
فردوس بھی مشتاقِ لقائے شہِ دیں ہے　۱۹

کی عرض یہ جبریل نے اے خالقِ یکتا　　تھی خدمت حضرت کی بہت دن سے تمنا
حسرت مری نکلی، مرا ارمان بر آیا　　آنکھوں سے یہ سب حکم بجا لائیگا بندہ
منظور ہے اس درجہ اطاعت شہِ دیں کی
صدقے کرے، کام آئے جو جاں روح امیں کی　۲۰

یہ کہہ کے روانہ ہوا وہ خادمِ مولا　　آیا جو سوئے قصر محمدؐ تو یہ دیکھا
آرام سے سوتے ہیں شہِ یثرب و بطحا　　پاؤں سے ملے گال بصد شوق و تمنا
جاگے تو کہا، مرتبہ حضرت کا بڑا ہے
یاد آپ کو خالق نے سر عرش کیا ہے

www.emarsiya.com

۲۱

گویا ہوئے اس مژدہ کو سُن کر شہِ اطہر   اس بندہ نوازی کا کروں شکر میں کیونکر
کس طرح بجا لاؤں نہ یہ حکم برادر   وہ خالقِ کونین ہیں اک بندۂ احقر
گو ختمِ رسل، سرورِ کُل، شاہ ہُدا ہوں
۲۲ پر اُسکی حضوری میں اک ادنا سا گدا ہوں

یہ کہہ کے اٹھے اپنی جگہ پر شہہ والا   جیسے رہ خالق میں کبھی ہاتھ سخی کا
جب غسل کی خاطر ہوئی پانی کی تمنا   رضوان جناں دوڑ کے فردوس سے لایا
میکال تو پہنانے کو پوشاک لئے تھے
۲۳ اور طاس سرافیل لئے پاس کھڑے تھے

جس وقت نہانے لگے شاہنشہِ دوراں   پر نور ہو چہرۂ روشن سے وہ ایواں
پانی کا ہر اک قطرہ بنا نجمِ درخشاں   ہم شان فلک اُتنی زمیں کا ہوا داماں
قطرے نہیں گرتے تھے دمِ غسل زمیں پر
۲۴ ہوتی تھی یہ تاروں کی نچھاور مہ دیں پر

فارغ ہوئے جس وقت نہا کر شہِ اطہر   اور زیبِ بدن کرنے لگے خلعتِ انور
خود جامہ، مسرت سے ہوا جامہ سے باہر   کلیاں ہوئیں پوشاک کی کِھل کِھل کے گُلِ تر
عمامہ پہ غنچے گُلِ جنت کے فدا تھے
۲۵ دامانِ عبا، پردۂ اسرارِ خدا تھے

کُرتا تو ہوا آپ کا اس بات پہ نازاں   مس میں نے ہی پہلے کیا، جسم شہِ ذیشاں
بوسے لئے گردن کے، یہ کہتا تھا گریباں   چادر نے کہا دوش پہ رہتی ہوں مَیں ہر آں
بولا یہ عصا دستِ شہِ دیں میں رہا ہوں
تھا قول یہ پٹکے کا کہ میں گرد پھرا ہوں

www.emarsiya.com

۲۶

جس وقت نبی کپڑے پہن کر ہوئے تیار   جبریل نے کی عرض کہ اے واقفِ اسرار
حاضر ہے سواری بھی، کریں دیر نہ سرکار   یہ سن کے بڑھے در کی طرف سیّدِ ابرار
یوں سرورِ کونین نکل آئے مکاں سے
جیسے کلمہ خیر کا مومن کی زباں سے

۲۷

ساقی کا بھلا، مے کا کوئی جام ادھر بھی   بے نشہ یہ عالم ہے کہ اٹھتا نہیں سر بھی
اور پیاس کی شدت سے تڑپتا ہے جگر بھی   گر پھول پلائے گا تو پائے گا ثمر بھی
عالم میں سخی خلقِ خدا تجھ کو کہے گی
بھٹی تری گلزارِ خزاں میں بھی رہے گی

۲۸

مے پینے کا ساماں بھی مگر ہوشربا ہو   گلشن کوئی شاداب ہو، نہریں ہوں، ہوا ہو
دلکش ہو کوئی ساز، تو پُر سوز صدا ہو   پھولوں کا بھی شیشے کے قریں ڈھیر لگا ہو
چلتی ہو ہر اک کشتیِ مے اپنے عمل میں
اور شاہدِ مضموں سا ہو معشوق بغل میں

۲۹

لیکن تری مے پر نہیں زنہار فدا ہوں   اب تک تو نجس چیز سے بے لاگ بچا ہوں
کیا جانے تو رتبہ مرا، میں کون ہوں کیا ہوں   کس میکدہ کا رند ہوں کس، در کا گدا ہوں
آغازِ جوانی سے یہ ہی فکر رہا کی
مے حُبِ علیؑ کی ہو، گزک شکرِ خدا کی

۳۰

میں چھیڑتا تھا تجھ کو تو ناراض نہ ہونا   آپس میں سبھی ہنستے ہیں، ہوتا ہی ہے ایسا
ہوں مستِ ازل مے کی نہیں کچھ مجھے پروا   جس نشہ میں سرشار ہوں، کیف اس کا کہوں کیا
رہتا ہے جو اس ماہ کا ہالہ، وہی جانے
مرشد کا پیا جس نے پیالہ، وہی جانے

www.emarsiya.com

۳۱

انگور کی مے اور ہے، یہ اور قَلَم ہے   پیتے ہیں ملائک بھی جسے یہ وہ رَقَم ہے
شیریں ہے پئے دوست عدو کے لئے سم ہے   پی لی ہے اگر آج، تو کل کا نہیں غم ہے

مے نوش کو اس کی کوئی کُلفت نہیں رہتی
۳۲ حد یہ ہے کہ پھر فکر قیامت نہیں رہتی

کیا چیز ہے ہر مومنِ کامل کو خدا دے   غفلت کا جو آنکھوں پہ ہے پردا وہ اٹھا دے
حجت نہیں کرتے، ہمیں کم دے کہ سوا دے   شیشے ہی کے پردہ سے جھلک صرف دکھا دے

اپنے لئے آساں رہِ دشوار تو کر لیں
۳۳ پی لیں گے کبھی پھر ابھی دیدار تو کر لیں

یوں سوئے براق آئے شہنشاہ رسالت   جس طرح کہ معشوق پہ عاشق کی طبیعت
یا دیدۂ یعقوب میں انوار بصیرت   یا حُر طرفِ لشکرِ ایماں پئے نصرت

جب آپ بڑھے، شاخِ گُلِ تر کی طرح سے
۳۴ پھولا وہ گُل اندام بھی شادی و فرح سے

توصیفِ براقِ شہِ ذی جاہ کروں کیا   چلتا نہیں کچھ زور یہاں ذہن رسا کا
حیراں ہے مری عقل تو ہے کلِک کو سکتا   الماس کے پَر، مُشک کی دُم، لال کا سینا

بے مثل جو راکب ہے تو یکتا یہ فرس ہے
۳۵ حضرت کی سواری میں ہے ایسا یہ فرس ہے

گردن ہے شتر کی پہ شتر کہہ نہیں سکتے   سُم گاؤ کے ہیں گاؤ مگر کہہ نہیں سکتے
اُڑتا ہے، پری بھی اِسے پَر کہہ نہیں سکتے   صورت ہے بشر کی پر بشر کہہ نہیں سکتے

حیواں نہ فرشتہ، نہ بشر ہے نہ پری ہے
ہاں قدرتِ خالق کی یہ سب جلوہ گری ہے

www.emarsiya.com

٣٦

کیا چیز ہے محبوب کی خاطر سے سنواری   گویا کہ یہ جاندار جواہر کی ہے پتلی
صنعت کوئی ایسی نہ سنی اور نہ دیکھی   اعجاز پیمبر کا ہے، قدرت ہے خدا کی
تعریف کرے کیسے زباں ہو نہیں سکتی
٣٧ وہ تیز پری ہے کہ بیاں ہو نہیں سکتی

یوں زین اعزاز بڑھا شاہ ہدا سے   جیسے شرف ایمان کا، حیدرؑ کی ولا سے
یا رونقِ اسمِ نبوی، صلِ علیٰ سے   یا مرتبۂ ابن علیؑ، صبر و رضا سے
کیا راکب و مرکب کا جلال اور حشم تھا
٣٨ یہ نور الٰہی تھے، تو وہ عرشِ کرم تھا

موقع ہے یہ صلوٰۃ کا اے بزم کے حضّار   دربار الٰہی میں چلے احمدؐ مختار
آپس میں فرشتوں کی یہ گردوں پہ ہے گفتار   اللہ کے محبوب کی آمد ہے خبردار
ملحوظ ادب بھی رہے، نرمی بھی سخن میں
٣٩ ہے رنگ نزاکت، بہت اُس غنچہ دہن میں

سر پٹ جو نہایت فرسِ فکر رواں ہے   اب تیزیٔ رفتار کا منظور بیاں ہے
ہمتائے براق نبویؐ، چرخ کہاں ہے   وہ سُست ہے یہ چُست وہ پیر اور یہ جواں ہے
باہر نہیں جاتا وہ احاطہ سے زمیں کے
٤٠ یہ چاہے تو سو پھیرے کرے چرخِ بریں کے

انداز جو یہ تیزیٔ رفتار کا دکھلائے   گر ساتھ فرشتہ بھی اُڑے پیچھے ہی رہ جائے
کوشش سے بھی ممکن نہیں یہ ذہن کو ہاتھ آئے   ہاں قدرت خالق ہی جو ڈھونڈے تو اسے پائے
ہرگز نہ ملے گرد، اگر خاک بھی چھانے
حال اُس کا جو اُسوار ہو اُس پر وہی جانے

www.emarsiya.com

۴۱

اس شوکت وحشمت سے رواں تھے شہِ والا آگے یدِ قدرت لئے اک نور کا جھنڈا
دم کرتے ہوئے، سورۂ والیل مسیحا شمعِ یدِ بیضا کو دکھاتے ہوئے موسیٰ
تھی ساتھ رواں انجم افلاک کی ضو بھی
تیغ اپنی پئے حفظ لئے تھا مہِ نو بھی

۴۲

چاؤشِ ادب بولتا تھا آتے ہیں سرکار ہر بار صدا رعب یہ دیتا تھا خبردار
تھی منزلت و جاہ و حشم مُہتمِم کار اور چتر کی جا سایۂ فگن رحمتِ غفار
گلدستہ لئے ہاتھ میں رضوانِ جناں تھا
طاؤس فلک رقص کناں آگے رواں تھا

۴۳

خوش ہو کے پڑھیں صلّی علیٰ عاشق حضرت اس شان سے جاتے ہیں شہنشاہِ رسالت
یثرب میں توقف کیا پہلے پئے طاعت وارد ہو پھر طور پہ وہ قلزمِ رحمت
آئی یہ صدا کوہ سے اب رحم کی جا ہے
پتھر کا کلیجہ تری فرقت میں ہوا ہے

۴۴

کیا کیا ترے سوزِ غمِ دوری نے جلایا پھر پیس کے سرمہ مجھے خلقت نے بنایا
لیکن ترا دیدار مَیسر نہیں آیا موسیٰ نے بھی شعلہ مرے دل کا نہ بجھایا
حضرت کے نظارے سے کلی دل کی کھلی ہے
مدت میں مجھے دولت دیدار ملی ہے

۴۵

دو رکعتیں شکرانہ کی پڑھ کر بہ تمنّا تسبیح میں تا دیر رہا، محو وہ دانا
پھر بیتِ مقدس میں گئے سرورِ بطحا مشغولِ عبادت ہوئے واں بھی شہِ والا
پھر مسجد اقصیٰ میں عجب شان دکھائی
حاضر تھے نبی جتنے، نماز اُن کو پڑھائی

www.emarsiya.com

۴۶
جب پہلے فلک پر گیا وہ خلق کا رہبر تاروں نے کیا آپ کو حضرت پہ نچھاور
مہتاب ہوا شمع دکھانے پہ مقرر اور عقدِ ثریا نے دیا نذر میں جوہر
اک غل تھا کہ روحانیوں کے بخت ہیں جاگے
کہتا ہوا کڑکے کو رواں، رعد تھا آگے

۴۷
ہاتھ آیا رکابوں کا، سروست جو نقشا ابرو اسے خم ہو کے مہِ نو نے بنایا
سر اس کے رہا خدمتِ حضرت کا جو سہرا پیکون میں اس وقت لکھا چہرہ قمر کا
ہالہ نہیں بے وجہ شہ دیں نے دیا ہے
گردن میں یہ طوق ان کی غلامی کا پڑا ہے

۴۸
جب حضرتِ آدم سے ملے سید والا مجرا کیا اور بڑھ کے مزاج آپ نے پوچھا
فرمایا یہ آدم نے کہ اے بندۂ یکتا پیدا جو ترے نور کو اللہ نہ کرتا
پھر کتمِ عدم سے مرا اظہار نہ ہوتا
اور خلق یہ عالم بھی تو زنہار نہ ہوتا

۴۹
پھر دوسرے گردوں پہ گیا ماہِ رسالت ایوانِ طلائی کی چمکنے لگی قسمت
ممتاز ہوا وہ شہِ بو ذر کی بدولت سونے میں سہاگہ ہوئی حضرت کی عنایت
گر اس سے سپرِ حرخ کی زینت نہیں ہوتی
سونے کی زمانے میں یہ قیمت نہیں ہوتی

۵۰
جب واں سے ہوئے چند قدم آگے روانا مدحت میں عطارد نے کیا پیش قصیدا
حضرت نے صلہ مدح سرای کا یہ بخشا یعنی کہ قلمدانِ وزارت اُسے سونپا
تحریر کا کام اس کو ملا رحمتِ رب سے
مشہور ہوا مُنشیٔ گردوں کے لقب سے

www.emarsiya.com

۵۱
جب تیسرے گردوں پہ گئے شاہِ زمانا مُجرے کے لئے حاضرِ خدمت ہوئی زُہرہ
شاہنشاہ لولاک کو خورسند جو پایا گایا دفِ مہتاب پہ آمد کا ترانا
بزمِ طرب افزا میں عجب رنگ جما تھا
ناہیدِ فلک رقص میں تھی، دور نیا تھا

۵۲
پہنچے جو سرِ چرخِ چہارُم شہ والا دم کرنے بڑھے سورۂ والشمس مسیحا
جلوہ نظر آیا جو اسے ماہِ عرب کا خورشید نے خود فرشِ زری آ کے بچھایا
قُل تھا کہ عجب لطف ہے معراج کی شب میں
باہم مہ و خورشید ہوئے آج کی شب میں

۵۳
کیا عرض کروں بخششِ شاہنشہِ والا سورج نے یبوست کا کیا اپنی جو شکوہ
اس کے لئے تجویز کیا شہ نے یہ نسخا یعنی کہ دیا اُس کو، عرَقِ شیرِ سحر کا
جب ذکر حرارت کا سنا شاہِ ہدا نے
کافور بھی شبنم کا دیا شاہِ ہدا نے

۵۴
جب پانچویں گردوں پہ گئے سرورِ ذیشاں مریخ نے کی عرض کہ اے فخرِ سلیماں
میں اُن کا کشندہ ہوں جو ہیں دشمنِ ایماں مجھ کو بھی عطا کوئی تبرک ہو، میں قرباں
کیا اُس پہ عنایت ہوئی شاہِ دوسرا کی
شمشیر بھی جلاّدی کی خدمت بھی عطا کی

۵۵
جب چرخِ ششم پر گئے شاہنشہِ دوراں رُخ دیکھ کے تھی مُشتَرئی سعد بھی حیراں
کہتی تھی کہ خود جس کا خریدار ہو یزداں اُس یوسفِ معبود کا سودا نہیں آساں
جو کچھ ہے وہ خاطر سے اِسی کے تو بنا ہے
کونین بھی قیمت میں کوئی دے تو وہ کیا ہے

www.emarsiya.com

۵۶

پھر مائل پرواز مری فکرِ رسا ہے　　پھر عرشِ مضامیں مرا دل ڈھونڈ رہا ہے
ذکرِ شبِ معراجِ شہِ ہر دو سرا ہے　　چوٹی کی جو ہر بیت لکھی جائے، بجا ہے
معبود کا ارشاد بجا لاتے ہیں حضرت
اب منزلِ ہفتم کی طرف جاتے ہیں حضرت

۵۷

قربان میں ساقی ترے کیا خوب پلائی　　سب پی چکے لیکن میری نوبت نہیں آئی
گویا لبِ ساغر نے بھی سوکھی ہی ستائی　　اک میں ہی گنہگار ہوں، میں نے ہی نہ پائی
ممکن نہیں اس صدمۂ جانکاہ کو سہ جاؤں
میخانہ لٹے اور میں محروم ہی رہ جاؤں

۵۸

شدت کی جو ہے پیاس تو ضبط اس کا ہے دشوار　　اچھی نہیں اس میکشِ دیرینہ سے تکرار
اک جام کے دینے میں اگر تجھ کو ہے انکار　　تو ہم کو بھی ضد ہو گئی مانیں گے نہ زنہار
پی لیں گے صوچی بھی تو ہم جائیں گے گھر تک
اب کیا درِ میخانہ سے اٹھتے ہیں سحر تک

۵۹

اب سنگِ درِ میکدہ ہے اور یہ سر ہے　　اور مشغلہ منظور یہ ہی آٹھ پہر ہے
شیشہ پہ نظر ہے کبھی ساغر پہ نظر ہے　　مفتی سے نہ کچھ خوف، نہ قاضی سے خطر ہے
حیدرؓ کے مریدوں میں ہیں، سمجھا ہمیں کیا ہے
ان دونوں کے آگے ہی پئیں، جب تو مزا ہے

۶۰

تنہا نہ پئیں، بلکہ انہیں ساتھ پلائیں　　اس رنگ میں رنگ ان کو حقیقت کا دکھائیں
مطلب یہ نہیں ہے کہ فقط راہ پہ لائیں　　جائز ہے یہ شے، بلکہ یہ تحریر لکھائیں
اور اس پہ یہ دیں رائے جو پوچھے کوئی ہم سے
فتویٰ بھی لکھیں مے کا تو مے کے ہی قلم سے

www.emarsiya.com

٦١

مے ریش پہ دونوں کے بہے اس کا مزا ہے ساقی کا ہر ایک جبر سہے اس کا مزا ہے
میکش انہیں سب خلق کہے اسکا مزا ہے دستار سروں پر نہ رہے اس کا مزا ہے
دامن میں کوئی چیز چھپاتے ہوئے دیکھوں
منہ ڈھانک کے میخانے سے جاتے ہوئے دیکھوں ٦٢

لیکن مجھے یہ خوف بڑا ہو گیا ساقی غصہ سے ترا حال یہ کیا ہو گیا ساقی
کچھ رنگ ہی اس وقت نیا ہو گیا ساقی کیا تو میری باتوں سے خفا ہو گیا ساقی
پینے کا نہ تھا قصد جو غم دل پہ سہوں گا
میں چھیڑنے کو کہتا تھا، اب کچھ نہ کہوں گا ٦٣

جس پر کہ دل آیا ہے وہ شے اور ہی کچھ ہے نشہ میں جو اعلا ہے وہ شے اور ہی کچھ ہے
ہاں میرا جو منشا ہے، وہ شے اور ہی کچھ ہے جس مے کو تو سمجھا ہے، وہ شے اور ہی کچھ ہے
ہر ایک کو وہ چیز میسر نہیں ہوتی
بے جس کے پیئے طاعتِ داور نہیں ہوتی ٦٤

پہنچے جو وہاں خالقِ اکبر کے کرم سے پھیلی برکت شاہِ دو عالم کے قدم سے
بے چین زُحل تھا جو نحوست کے الم سے فرمایا زبوں حال ہیں دشمن ترے دم سے
ناراض نہیں ہم تری اس طرز جفا سے
ذلت انہیں دیتا ہے تو فرمان خدا سے ٦٥

آئے جو شہ دیں طرفِ خانۂ معمور یاقوت کے ایوان میں پھیلا تَحَقِ نور
دیواروں کے آئینہ تھے، ہم شکلِ رُخِ حُور اور صحن میں ہر نخل تھا رشکِ شجرِ طور
واں اور بھی توقیر بڑھی شاہِ ہدا کی
خطبہ بھی پڑھا، طاعتِ داور بھی ادا کی

www.emarsiya.com

۶۶
جب ختم کیا آپ نے خُطبہ سرِ ممبر اور سورۂ قرآں کی طرح اُترے پیمبر
نزدیک سے رونے کی صدا آئی مکرر جبریل سے فرمایا یہ شہ نے کہ برادر
یہ گریہ کناں کون ہے بتلایئے مجھ کو
لے چلنے کا موقعہ ہو، تو دکھلایئے مجھ کو

۶۷
جبریل نے کی عرض کہ اے دین کے سلطاں یہ اہلِ سَقَر روتے ہیں، میں آپ کے قرباں
فرمایا یہ حضرت نے کہ لے چلئے مجھے واں دکھلایئے ان لوگوں کا سب حالِ پریشاں
کی عرض کہ ہرگز نہ وہاں جایئے مولا
مرضی ہو، تو ہاں دور سے دیکھ آیئے مولا

۶۸
یہ کہہ کے لیا آپ کو جبریل نے ہمراہ پہنچے تھے ابھی دور، نہ سلطان حق آگاہ
کی عرض کہ اب بائیں طرف دیکھئے یا شاہ دیکھا تو یہ فرمایا یہ ہی ہے وہ جگہ آہ
جلتے ہیں حرارت سے، پر مُرغِ نظر بھی
آتش کی ہیں دیواریں بھی، ایوان بھی، در بھی

۶۹
جس سمت نظر کیجئے ہے شعلہ و آتش ہیں بیچ میں عاصی اِدھر آتش اُدھر آتش
بازو و برو سینہ و قلب و جگر آتش زیرِ قدم آتش ہے تو بالائے سر آتش
آواز یہ دیتے ہیں گنہگار جلے ہم
چلاتے ہیں بھی یہ بربار جلے ہم

۷۰
گیسوئے بتاں سے جنھیں رہتا تھا سروکار زنجیروں کے بدلے اُنھیں لپٹے ہوئے ہیں مار
جو لوگ کہ تھے عشقِ مجازی میں گرفتار وہ آگ کے پہنے ہوئے ہیں طوق گرانبار
لٹکے ہوئے بدکار ہیں، معکوس دھوئیں میں
تھی چاہ ذَقن کی جنہیں ہیں بند کنویں میں

www.emarsiya.com

۷۱ روایت

حالت ہو بیاں اس کی تب و تاب سے کیونکر آتش ہے وہاں کی غضبِ خالقِ اکبر
دے کون سی شے سے اسے تشبیہ سخنور دنیا کی نہ سب آگ نہ دوزخ کا اک اخگر
جلنے کی وہ شے ہے مگر اُس کو بھی نہ تاب آئے
سمجھے کہ جلی اب جو وہاں شمع پہنچ جائے

۷۲
جو سود سے کرتے تھے بہم خلق میں دولت نقارہ سا پھولا ہے شکم، یہ ہوئی نوبت
ہیں روپے کی جنہیں دنیا میں بھی الفت لال اُن کی زبانیں ہوئیں کرتے تھے جو غیبت
مے پینے کا سودا تھا جن اشراروں کے سر میں
جل جل کے ہوئے ہیں وہ کباب آپ سفر میں

۷۳
کچھ لوگوں کو اس شکل سے بھی آپ نے دیکھا انسان کے اعضا ہیں مگر خوک کا چہرا
یہ کون ہیں جبریل سے حضرت نے جو پوچھا کی عرض یہ خائن بھی ہیں غاصب بھی ہیں مولا
یہ دیکھ کے تادیر تحیر میں رہے آپ
ایسے ہوئے غمگیں کہ کبھی پھر نہ ہنسے آپ

۷۴
توفیق اگر ساقیٔ گلفام خدا دے ساغر میں گل تر مے ہوش ربا دے
جو دل کو بھی حظ آئے زباں بھی مزا دے شیشے کی پری کا مجھے دیوانہ بنا دے
مضمون تصور میں ہر اک بن کے نگار آئے
سرسبز مری فکر کا گلشن ہو، بہار آئے

۷۵
وہ جام دے پیتے ہی جسے قلب پھڑک جائے آئے وہ سرور، آتشِ شوق اور بھڑک جائے
ہے درد کی مدت سے جو دل میں وہ چمک جائے ایسی ہو معطر کہ جہاں سارا مہک جائے
گھر بیٹھے کروں سیرِ گلستانِ جناں کی
نشہ میں حقیقت مجھے لکھنی ہے وہاں کی

www.emarsiya.com

۷۶

اس کی نہیں پروا مے رنگیں ہو کہ سادہ ہوں مست جسے دیکھ کے، دے مجھ کو وہ بادہ
ہے آج سبو مُنہ سے لگانے کا ارادہ نیت نہ بھرے اس سے بھی کچھ ہو جو زیادہ
پی جاؤں گا جتنی بھی عنایت سے تو دے گا
میکش کوئی مجھ سے بھی نہ دنیا میں ملے گا

۷۷

لیکن ترے میخانہ پہ کیا آئی تباہی پائی نہیں جس قسم کی مے جس نے بھی چاہی
وہ کیا ہوئے ساغر، جو تھے یاں نامتناہی وہ چار بھی میکش نہیں توبہ ہے الٰہی
یاں عیش گذشتہ کا نشاں بھی تو نہیں ہے
یہ خیر سے ماہِ رمضاں بھی تو نہیں ہے

۷۸

یہ کیا کہ نہ شیشہ نہ صُراحی نہ سُبو ہے ساز طرب افزا ہیں، نہ وہ بزم نکو ہے
اُجڑا چمنِ میکدہ، وہ پھول نہ بو ہے ہوحق ہے نہ قُل قُل ہے جدھر دیکھئے ہو ہے
لازم ہے کہ میخانہ کو جلد اپنے سجا لے
ڈر ہے کہیں واعظ نہ دُکاں اپنی جما لے

۷۹

وہ یاد ہے اقرار جو کچھ ہم سے ہوا تھا یعنی تجھے دیں گے جو طلب ہم سے کرے گا
کب سے مے گلرنگ کا یہ رند ہے پیاسا بوتل کوئی اس وقت خدا کے لئے دلوا
وسواس نہ کر نقد ہی قیمت ابھی دیں گے
ہم نے تو کبھی قرض نہ پی ہے نہ پیئیں گے

۸۰

دینا ہمیں وہ بادۂ پاکیزۂ و خوش تر پیتے ہیں بصد شوق جسے خاصۂ داور
سُن ہو گیا کس واسطے اس نام کو سن کر کیا تو مے انگور کا دیتا ہمیں ساغر
گر یہ ہے تو باز آئے ہم اس تیرے کرم سے
کیا وعدہ اسی مے کا کیا کرتا تھا ہم سے

www.emarsiya.com

۸۱

نادان ہم اس مے کے طلبگار نہیں ہیں مومن ہیں نجس شے کے سزاوار نہیں ہیں
زردے کے پیا کرتے ہیں، ناچار نہیں ہیں پر اس کے تو، قطرے کے خریدار نہیں ہیں
کیوں دیدہ و دانستہ گنہگار بنیں ہم
سب اپنی دوکاں مفت بھی گر دے تو نہ لیں ہم

۸۲

کیا سمجھا، تجھے کوئی نہ دیوانہ بتا دے ساقی ہیں علیؑ جس کے، وہ میخانہ بتا دے
جو شرع پہ چلتا ہے وہ پیانہ بتا دے جس مے میں کہ ہے جلوۂ جانانہ بتا دے
گر تو نہیں واقف ہے تو یہ اس کا پتہ ہے
موسیٰ نے جسے آنکھوں کے چشموں سے پیا ہے

۸۳

پھرتی تھی یہی مے تو سلیماں کو اُڑائے داؤد اسی مے سے ہوئے مست جو گائے
عیسیٰ نے جو پی، چوتھے فلک پر نظر آئے یہ پھول وہ ہے باغ ہزاروں جو کھلائے
آتے ہیں جسے پیتے ہی اوسان یہی ہے
جس چیز سے تازہ رہے ایمان یہی ہے

۸۴

یہ چیز نہ ہوتی تو پھر ایمان کہاں تھا بے اس کے پیئے کوئی مسلمان کہاں تھا
طے عشق کی منزل ہو یہ سامان کہاں تھا جو کام کہ مشکل ہے وہ آسان کہاں تھا
حال اپنا یہ ہے دیکھ کے بس جیتے ہیں اس کو
ایماں بھی جب آتا ہے کہ جب پیتے ہیں اس کو

۸۵

جب خلد میں پہنچا وہ گلِ باغِ نبوت خوشبوئے نبیؐ سونگھ کے اِترا گئی جنت
صدقے کے لئے اُڑنے لگی پھولوں کی رنگت بٹنے لگا زر، لُٹنے لگی باغ کی دولت
چٹ چٹ کی جو ہر بار صدا دیتے تھے غنچے
احمد کی بلائیں بخدا لیتے تھے غنچے

www.emarsiya.com

۸۶

پرتو سے بنا صحنِ چمن نور کا دامن   خوبانِ جناں تن کے دکھانے لگے جوبن
شمعِ رُخِ انور سے چمن ہو گیا روشن   اور زلف کی خوشبو سے معطر ہوا گلشن
شاخیں جھکیں مجرے کو اِدھر اور اُدھر سے
دیکھا گلِ نرگس نے بھی الفت کی نظر سے ۸۷

گل چاندنی میں روئے محمدؐ کی ادا تھی   اور شان بھی شمشاد میں سب قدِ عُلا کی
کلیاں رُخِ زہراؑ کی طرح سے تھیں گلابی   شاخیں حَسنی سب تھیں تو گل سارے حُسینی
اشجار و گل و برگ کو ہی ان کی ہوا ہے
خالی کوئی ان پانچ تنوں سے نہیں جائے ہے ۸۸

گھیرے ہوئے اِس باغ کو تھی رحمتِ داور   تھے نقرۂ خالص کے شجر ایک روش پر
اور نخلِ مُطلا کی قطار اُس کے برابر   جن میں کہ بھرا تھا زرِ ایماں وہ گلِ تر
دل خلد میں ہر مومنِ کامل کا کھِلے گا
سونا جب اُنھیں نخلوں کے سایہ میں ملے گا ۸۹

ہے آلِ محمدؐ کی طرح سرخرو ہر پھول   کیا پیاری چمن بندی ہے کیا کیاریاں معقول
قرآنِ الٰہی میں صفت جن کی ہے منقول   ایسے ہی ہیں کچھ نخل کہ عرض اُن کا نہ ہو طول
روپوش زمیں جن سے ہے اس درجہ گھنے ہیں
ہیں جن پہ تصدق دُلہنیں، ایسے بنے ہیں ۹۰

ہر طائرِ جنت ہے پری زاد و خوش آواز   وہ بولیاں اُن کی کہ بجے جیسے کوئی ساز
پیارا ہے پلٹنے کا بھی جانے کا بھی انداز   تا عرش پہنچ جائیں کریں گر کبھی پرواز
تیز ایسے تحمل نہیں غنچہ کی چٹک کا
کافور ہوں فوراً ہی جو کھٹکا ہو پلک کا

www.emarsiya.com

۹۱

پَر کی بھی کلی چٹکے، تو برپا ہو قیامت پرواز سوئے عرش کریں ہوش کی صورت
آ جائے اگر طوطیوں کی دید کی نوبت بن جائے بشر صورت آئینۂ حیرت
ہر آنکھ چمن میں در یکتا سے سوا ہے
پپٹوں میں تجلی ید بیضا سے سوا ہے

۹۲

حوروں کے وہ ابرو کہ مہِ عید بھی شرمائے چہرے وہ، کہ جو ایک نظر دیکھ لے غش آئے
شیریں ہیں لب ایسے، کہ شکر رشک سے سَم کھائے میلا ہو بدن دست تصور بھی جو چھو جائے
جوبن ہے کچھ اس طور کا خودسر، نہیں چھپتا
حُسن ایسا، کہ سو پردوں کے اندر نہیں چھپتا

۹۳

آنکھوں میں سپیدی و سیاہی کا وہ منظر گویا سحر و شام ہیں بادام کے اندر
سرخی کے جو ڈوروں پہ کریں غور سخنور پھولی ہے شفق، صاف گماں ہوتا ہے ان پر
کس کس کی کریں مدح ہر اک عضو حسین ہے
ابرو جو مہِ نو ہیں تو، خورشید جبیں ہے

۹۴

دل لینے کو کچھ کم تھی نہ زیور کی سجاوٹ پھر ناز و کرشمہ کی ادا اس پہ قیامت
انداز نرالے تھے انوکھی تھی بناوٹ تھی حشر بپا کرنے کو تیار لگاوٹ
جادو کی جگہ سرمۂ اعجاز نظر میں
نازک سی نگاہیں جو اتر جائیں جگر میں

۹۵

زلفیں تو ہیں ناگن سی، پہ ڈسنا نہیں آتا تلوار سے ابرو ہیں، پہ کسنا نہیں آتا
گو ہیں بُتِ ترسا، پہ ترسنا نہیں آتا دل پھانسنے آتے ہیں، پہ پھنسنا نہیں آتا
ہیں رشک پری زادوں پہ سایہ نہیں رکھتے
گو چاند سے چہرے ہیں پہ دھبا نہیں رکھتے

www.emarsiya.com

۹۶
بجلی سے چمکتے تھے سب ایوان ضیا بار   ہیرے تھے کہیں نصب کسی جا دُرِ شہوار
رکھے تھے جواہر کے ہر اک طاق میں اشجار   محرابیں مُطلا تھیں منقش در و دیوار
جو ان کے نگہبان تھے سب نیک عمل تھے
چاندی کی چھتیں تھیں زرِ خالص کے محل تھے

۹۷
کوثر کے کنارے پہ جو پہنچے شہِ جمہور   دیکھا کہ دو طرفہ ہیں رکھے ساغر بلور
پر تو سے بنی چادر آب آئینۂ نور   ہر ایک حباب آیا نظر قمقمۂ طور
ہر موج تھی بے چین کہ چومے قدم آ کر
رہ جاتا تھا مرجان بھی ہاتھ اپنا بڑھا کر

۹۸
آگے جو قدم قبلۂ عالم نے بڑھایا   طوبیٰ کا شجر سرورِ دیں کو نظر آیا
شاخوں نے تو مل کر سر شہ پر کیا سایا   پھولوں نے مگر غنچۂ خاطر کو کھلایا
خوش آمدِ حضرت سے شجر ایسا ہوا تھا
خود برگ کے ہاتوں سے دعا مانگ رہا تھا

۹۹
سدرہ پہ جو پہنچے، تو امیں یہ ہوئے گویا   مدت سے میں تھا منتظر اس وقتِ نکو کا
لائیں کبھی تشریف یہاں بھی مرے مولا   سُویم نگہِ لطف بینداز خدارا
جبریل کی خاطر کی یہ اُس بحرِ کرم نے
کچھ دیر توقف کیا واں شاہِ اُمم نے

۱۰۰
جبریل نے کی عرض بڑھے واں سے بھی جو شاہ   حد مری یہیں تک تھی اب اے خاصۂ اللہ
آگے نہیں جا سکتا غلام آپ کے ہمرا   رخصت انہیں کر کے جو بڑھا اور وہ ذیجاہ
گویا ہوا اس وقت براق اپنی زباں میں
حضرت کا بڑا مرتبہ ہے کون و مکاں میں

www.emarsiya.com

۱۰۱
اب مری بھی اتنی نہیں قدرت شہ والا جو اک سرِمو آگے یہاں سے ہوں روانا
وہ بھی ہوا رخصت تو شہِ دیں نے یہ دیکھا رفرف نے قدم آ کے لئے اور ہوا گویا
لے جاؤں میں حضرت کو یہ حکمِ اَحدی ہے
اس جا سے یہ خدمت مجھے تفویض ہوئی ہے

۱۰۲
کچھ دور گئے پشت پہ اس کی شہِ والا پھر حضرت میکال نے کاندھے پہ بٹھایا
آگے جو بڑھے شور فرشتوں میں یہ اٹھا ہے دوش مشیت پہ رواں رحمتِ دنیا
فردوس مکاں عرش مقام آتے ہیں دیکھو
تسبیحِ نبوت کے امام آتے ہیں دیکھو

۱۰۳
عاجز ہوا میکال سا بھی جبکہ فرشتہ پھر آیا سرافیل پئے خدمتِ مولا
جس وقت کہ وہ منزلت قرب پہ لایا نعلین اتاری تو صدا یہ ہوئی پیدا
یوں اور کئی آئے اگر، بے ادبی ہے
ہاں تم معہ کفش آو، ہماری یہ خوشی ہے

۱۰۴
اور آگے روانہ ہوئے جب شاہِ حق آگاہ اللہ کی رحمت ہوئی پھر آپ کے ہمراہ
آئی جو نظر چشمِ شہِ پاک کی ناگاہ قوسین بنے ابروئے شاہنشہ ذیجاہ
جب پردۂ اسرار کے نزدیک تر آئے
سب طالب و مطلوب کے ارمان بر آئے

۱۰۵
مہمان تھے اس جا پہ شہنشاہِ خوش اوقاف اپنی ہی جہاں غیر، شہِ دیں کو ملی ذات
نے وقت نہ لمحہ نہ کوئی سمت نہ دن رات نہ طول نہ عرض اور نہ من وتُو نہ اشارات
قدرت نے سخن بھی وہ کئے شاہ زماں سے
تھے جو کہ جدا لوثِ لب و کام و زباں سے

www.emarsiya.com

۱۰۶

باقی یہ ہی دور مے گلفام ہے ساقی　　معراج کے آغاز کا انجام ہے ساقی
خالی مے گلگوں سے مرا جام ہے ساقی　　پلوا مجھے جیسا کہ ترا نام ہے ساقی
لیکن وہ پلا میری جو منظور خوشی ہو
جمشید نے خسرو نے سکندر نے نہ پی ہو

۱۰۷

اس رنگ کے انسان تو ہوتے نہیں دل تنگ　　الماس کے ساغر میں پلا دے مئے گلرنگ
پیمانۂ زر میں تو بہت کھیلا یہ رنگ　　ایسی ہو مگر صاف کہ آئینہ بھی ہو رنگ
جتنے پئیں چہرے پہ بحالی نظر آئے
ساغر میں ہو مے اور وہ خالی نظر آئے

۱۰۸

گلشن ترا آباد ہو وہ پھول پلا دے　　پیتے ہی جو باغِ سخنِ تازہ کھلا دے
اور اتنے مضامیں کے ثمر طبع رسا دے　　جس موقع پہ کہتے ہیں کہ بندہ لے خدا دے
کچھ نظم کے کہنے میں تردد نہ خلل ہو
گویا ابھی بوؤں ابھی کاٹوں وہ مثل ہو

۱۰۹

قدرت کے صدف میں جو نہاں تھے وہ گہر لاؤں　　اس بزم میں جو اہلِ نظر ہیں اُنہیں کھلاؤں
اور خلعتِ تحسیں کو تو لے کر ابھی گھر جاؤں　　کل حشر میں پھر اپنی ریاضت کا ثمر پاؤں
رکھتا ہوں یہ امید خدائے جُز و کُل سے
گلدستہ گُلِ عَفو کا لوں ختمِ رُسل سے

۱۱۰

اب ناز کی باتیں ہیں محبت کا فسانہ　　کہتے ہیں یہ خالق سے شہ یثرب و بطحا
فرزند سلیمان سا داود کو بخشا　　جس کی کہ حکومت کا بجا خلق میں ڈنکا
کچھ کم نہیں تجھ سے یہ بڑا میرا گلا ہے
مالک مرے بدلہ مجھے کیا اس کا دیا ہے

www.emarsiya.com

۱۱۱

آئی یہ صدا دی ہے تمہیں ہم نے وہ دختر سو بیٹے سلیمان سے قربان ہیں اُس پر
ہے زہد و ورع خلق میں اس بی بی کا زیور بخشا ہے جسے حیدرؑ کرّار سا شوہر
ہے عزت و توقیر بڑی تیرے وصی کی
۱۱۲ کی جس نے مدد خلق میں ہر ایک نبی کی

مریم سے بھی رُتبہ تری دختر کا سوا ہے ماں گیارہ اماموں کی یہی اہل وفا ہے
عطرِ گلِ گلدستۂ تسلیم و رضا ہے سب ایک طرف شافعۂ روز جزا ہے
عورات میں توقیر نہیں اتنی کسی کی
۱۱۳ دختر ہے سلیماں کی کنیزی میں اسی کی

تخت ان کا ہوا پر بھی، فقط ہم نے اڑایا لیکن تمہیں تو عرش کی مسند پہ بٹھایا
حیرت ہوئی جب موت نے منہ ان کو دکھایا بے اذن ترے گھر میں فرشتہ نہیں آیا
دنیا کی ہر اک شے پہ حکومت اُنہیں دی تھی
۱۱۴ پر شاہئ کونین کہاں ان کو ملی تھی

کی عرض انگوٹھی بھی تو کی ان کو عنایت آئی یہ صدا تم کو ملی مُہرِ نبوت
ظاہر ہوا جس سے کہ ہوئی ختم رسالت اب کوئی نبی ہو گا نہ تا روزِ قیامت
باقی ہے امامت تو وہ گھر میں ہے تمہارے
۱۱۵ کچھ اور گلہ ہو تو اُسے بھی کرو پیارے

کی عرض کہ طوفاں سے بچے نوحِ خوش ایماں بدلا مجھے کیا اس کا دیا ہے میرے یزداں
آئی یہ صدا مرتبے تیرے ہیں فراواں امت تری دوزخ سے بچائیں گے مری جاں
ہم حشر کے دن تاج شفاعت تمہیں دیں گے
جنت کا بھی دوزخ کا بھی مختار کریں گے

www.emarsiya.com

۱۱۶
کی عرض زرہ حضرت داود کو بخشی ہر جنگ میں جس نے کہ حفاظت کی بدن کی
فرمایئے کیا اس کے عوض چیز مجھے دی کچھ اس کی ضرورت نہیں آواز یہ آئی
ہر جا رہے وہ ان کے حبیب امن و امان میں
موجود ہیں ہم تیری حفاظت کو جہاں میں

۱۱۷
کی عرض براہیم پہ آتش کو بجھایا کیا اس کا عوض مجھ کو دیا بار خدایا
آئی یہ صدا آگ سے صرف ان کو بچایا سن لیجئے پر آپ نے جو مرتبہ پایا
ہم دشمنوں کو تیرے جہنم میں بھریں گے
اور دوستوں پر نارِ سقر سرد کریں گے

۱۱۸
کی عرض کہ موسیٰ کو دکھایا رخِ انور کیا اس کا عوض مجھ کو دیا اے مرے داور
آئی یہ صدا کب تھا یہ قرب اُن کو میسر باتیں ہی فقط، دُور سے ہو جاتی تھیں اکثر
خواہاں تھے وہ جس امر کے وہ بات نہیں کی
پردہ ہی رہا کھل کے ملاقات نہیں کی

۱۱۹
موسیٰ کا کہاں ذکر کہاں آپ کا مذکور وہ ہجر کے غم دیدہ ہیں، تم وصل سے مسرور
تم چرخ پہ، وہ کوہ پہ، تم پاس ہو، وہ دور انصاف کرو دل میں کہاں عرش کہاں طور
موسیٰ سے کہیں مرتبہ فایق ہے تمہارا
وہ جس کے تھے مشتاق وہ عاشق ہے تمہارا

۱۲۰
کی عرض کہ موسیٰ کو عصا بھی تو دیا تھا کیا اس کا عوض مجھ کو دیا اے میرے مولا
آئی یہ صدا اس کا تو فرماؤ نہ شکوا دو تم کو عصا بخشے کہ جن کا نہیں ہمتا
فرزند علیؑ کے وہ حسینؑ اور حسنؑ ہیں
ایماں کے جو سلطاں ہیں شہنشاہ زمن ہیں

www.emarsiya.com

۱۲۱

جو ان کی ہے توقیر خبر کیا تمہیں پیارے دنیا کی یہ رونق ہیں یہ ہیں عرش کے تارے
تم میرے ہو محبوب، یہ محبوب تمہارے ہیں بخشش امت کے یہ ہی دونوں سہارے
ایک عقدہ ہے پیچیدہ انہیں سے تو کھلے گا
وہ بار اٹھائیں گے جو تم سے نہ اٹھے گا

۱۲۲

اِس وقت مناسب نہیں اُس امر کا اظہار کھل جائے گا اک وقت میں پوشیدہ وہ اسرار
الفت کی یہ شب وصل کی یہ رات ہے سرکار کچھ پیار کی باتیں کرو کچھ ناز کی گفتار
سمجھو یہی دم بھر کی ملاقات غنیمت
یہ وقت غنیمت ہے یہ ہے رات غنیمت

۱۲۳

کی عرض کہ ان کو یدبیضا بھی تو بخشا خالق مرے کیا اس کا دیا ہے مجھے بدلا
آئی یہ صدا اُن سے ہے نسبت ہی تمہیں کیا وہ خاک سے تم نور سے میرے ہوئے پیدا
ہیں اور بھی مرسل پہ یہ رتبہ نہیں رکھتے
تم خلق میں یکتا ہو کہ سایا نہیں رکھتے

۱۲۴

خلوت میں بس اک آپ تھے، یا خالق یکتا پردہ تھا جو اے بزمؔ، وہ اٹھا کہ نہ اٹھا
تا حشر نہ کھلا ہے نہ کھلے گا یہ معما کیا جانئے خاص آپ سے باتیں ہوئیں کیا کیا
تھی وصل کی شب بس یہ کتابوں میں لکھا ہے
کیا اور کریں نظم، نہ دیکھا نہ سنا ہے

www.emarsiya.com